اسلام، ایک عالمی دین

Islam, a Universal Religion

Dr. S. Muhammad Jawad Sherazi
Professor Dr. Mohammad Razai
Assistant Professor Dr. Rohullah Shakri

Abstract:

The domination of religion over the whole world was something every prophet dreamed about. Every prophet passed away giving the good tiding of the last prophet to his successive prophet. The Holey prophet came to this world with the final religion of Islam which is the most comprehensive one among other divine religions. Islam has the capacity to meet all human needs in all times. Allah Almighty has promised that this religion will dominate all other religions, that is, Islam will be will dominant religion of the world after defeating polytheism, idol-worship and irreligiosity.

Key words: *Final era (akhar al-zaman), Islam, Divine Religions, Polytheism, Irreligiosity.*

خلاصہ

دین کا پوری دنیا پر مسلط ہونا تمام انبیاء کا خواب تھا ہر نبی اپنے بعد والے نبی کو آخری نبی ﷺ کی بشارت دے کر جاتا ہے۔ آخری نبی اکرم ﷺ دین اسلام لے کر اس دنیا میں تشریف لائے دین اسلام تمام الٰہی ادیان میں سے جامع ترین دین ہے تمام ادیان الٰہی کو ختم کرنے والا ایسا دین جو قیامت تک آنے والی تمام انسانی ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ خداوند متعال نے وعدہ کیا ہے کہ یہ دین تمام ادیان پر غالب آکر رہے گا۔ یعنی آخر الزمان میں اسلام شرک، بت پرستی، شہوت پرستی اور بے دینی پر غالب آکر رہے گا۔

کلیدی کلمات: آخر الزمان، اسلام، آسمانی دین، شرک، بے دینی۔

تعارف

خداوند متعال نے انسان کو اشرف المخلوقات خلق کیا ہے اور انسان کو عقل و فہم کی نعمت سے مالا مال کیا ہے اور انسان کی خلقت کی وجہ خداوند متعال نے بندگی، خدمت خلق اور حصول کمال متعین کی ہے۔ انسان اپنی عقل کی وجہ حق و باطل میں فرق کر سکتا ہے خداوند متعال نے پیامبر اور رسول مبعوث کیئے تا کہ انسان کو سعادت اور خوش بختی کی طرف راہنمائی کریں۔خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء نے ہمیشہ کوشش کی کہ لوگوں کو حق کی طرف راہنمائی کریں لیکن باطل قوتوں نے ہمیشہ انبیاء کی مخالفت کی اور کوشش کی کہ پیغام خدا لوگوں تک پہنچنے نہ پائے۔ کبھی پیغمبروں کو جادوگر یا مجنون کہا گیا اور کبھی پیغمبروں کو قتل کر دیا گیا۔ تاریخ انسانیت میں بہت سے آئین الٰہی بھیجے گئے لیکن ہر دین میں تحریف کر دی گئی۔

خداوند متعال کا وعدہ ہے کہ ایک دن اسلام تمام ادیان پر حاکم ہو گا اور ظلم و ستم ختم ہو جائے گا پوری دنیا میں انصاف کا پرچم بلند ہو گا نبی اکرم ﷺ اپنے بعد آنے والے ایک مسیحا کی نوید سنا کر گئے ہیں کہ جس کے آنے سے پوری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور ایک بھی مشرک اس زمین پر باقی نہیں رہے گا۔ہر دین کے پیروکار آج اپنے تمام تر اختلافات کے باوجود اسی مسیحا کے انتظار میں ہیں جس کے آنے سے پوری دنیا میں عدل و انصاف قائم ہوگا۔اس تحقیق میں ہم ان وجوہات کو بیان کریں گے جو آخری زمانے میں اسلام کی پوری دنیا میں حکمرانی کا موجب ہیں۔یہ وجوہات درج ذیل ہیں:

جامعیت

اسلام ایک جامع دین ہے اور تمام انسانی ضروریات کو قیامت تک پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے قرآن اور احادیث میں دین اسلام کو ایک جامع دین کہا گیا ہے: "اور ہم آپ پر یہ کتاب ہر چیز کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے والی اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت بشارت بنا کر نازل کی ہے۔" (16:89) ایک اور آیت میں ارشاد ہوتا ہے: "یہ قرآن گھڑی ہوئی باتیں نہیں بلکہ اس سے پہلے آئے ہوئے کلام کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل (بنانے والا) اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔(یوسف:111)" ان دونوں آیتوں میں جو چیز مشترک ہے وہ یہ ہے کہ قرآن ہر چیز کو بیان کرنے والی کتاب ہے شیخ طوسی نے اس سے مراد ان امور کو لیا ہے کے جو کہ دین سے مربوط ہیں[1] اسی طرح زمخشری نے ان آیات کو دینی امور کے متعلق جانا ہے۔

امام فخر رازی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت دینی امور کو بیان کرنے والی ہے کیونکہ قرآن مجید میں تمام علوم کو ذکر نہیں کیا گیا وہ آیات جن میں زمین و آسمان کی خلقت کو بیان کیا گیا ہے وہ فقط اشارہ ہے علوم کی طرف نہ یہ کہ

خداوند متعال نے ان تمام علوم کو مکمل اور جامع قرآن میں بیان کر دیا ہے پس قرآن کا جامع ہونا عقائد اور اس سے مربوط دیگر مسائل تک ہے۔

علامہ طباطبائی کا نظریہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی انسان کی ہدایت، کمال اور سعادت سے متعلق ہے وہ قرآن میں ذکر ہے سورہ نحل کی آیت 89 اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "یہ آیت قرآن کی برجستہ صفات کو بیان کرتی ہے اور ایک صفت یہ ہے کہ یہ ہر چیز کو بیان کرنے والی ہے یہاں تبیان بیان کے معنی میں استعمال ہوا ہے قرآن چونکہ تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے ہے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی کردار نہیں پس ظاہرا اس سے مراد ہر وہ چیز جس سے ہدایت ہو سکتی ہو وہ بیان کی گئی ہے۔ انسان کی خلقت کی ابتدا معاد، اخلاق، شریعت الٰہی، کس سے اور نصیحت کی ہر وہ بات جو انسان کی ہدایت کے لیے ضروری ہے قرآن میں ذکر ہے" [2]

احادیث میں بھی اسلام کو ایک جامع دین کہا گیا ہے اور اس پر تاکید کی گئی ہے۔ نہج البلاغہ میں حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا: "اگر دین جامع نہیں تو ناقص ہے تو کیا خداوند متعال نے ناقص دین نازل کیا ہے؟ (جو کہ درست نہیں)[3]" امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے: " مامن شی الا و فیه کتاب او سنة یعنی: "کوئی چیز ایسی نہیں جس کے بارے میں کتاب یا سنت پیغمبر ﷺ موجود نہ ہو[4]۔" خلاصہ یہ کہ دین اسلام ایک جامع ترین دین ہے جس میں انسانی ہدایت کے لیے واضح بیان موجود ہے کوئی ایسا گوشہ خالی نہیں جس میں قرآن یا حدیث کے ذریعے واضح دستور عمل موجود نہ ہو۔

کمال

اسلام ایک کامل دین ہے اسلام سے پہلے جو شریعتیں خداوند متعال کی طرف سے نازل ہوئی وہ ایک خاص مدت اور زمانے کے لئے تھیں وہ اس زمانے کے لوگوں کی فکری صلاحیت کے مطابق تھیں لیکن ان تمام شریعتوں کے برعکس اسلام بعثت رسول اکرم ﷺ سے لے کر قیامت تک کے لیے ہے۔ قرآن مجید میں دین اسلام کے مکمل ہونے کے بارے میں ارشاد خداوند متعال ہے: "کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان کافروں سے نہیں مجھ سے ڈرو آج تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔" (5:3)

علامہ طباطبائی نے اپنی تفسیر میں کمال اور تمام کے درمیان فرق کو بیان کیا ہے۔ اکمال" اور اتمام" ایک دوسرے کے قریب ہیں معنی کے لحاظ سے، راغب کہتا ہے کمال سے مراد یہ ہے کہ اس چیز کا مقصد حاصل ہو جائے، اور تمام سے مراد یہ ہے کہ کوئی چیز اس حد تک پہنچ جائے کہ وہ اپنی ذات کے علاوہ کسی اور چیز کی محتاج نہ ہو جبکہ اس کا متضاد ناقص تمام کے برعکس اپنی ذات کے پورا ہونے کے لئے باہر سے کسی دوسری چیز کا محتاج ہوتا ہے۔

موجودات کے دو قسم کے اثر ہیں پہلی قسم کلی موجودات اس وقت اپنا اثر دکھاتی ہیں جب اس کے تمام اجزاء اکٹھے ہوں (مثلاً ایک معجون کئی اجزاء سے مل کر بنتا ہے اگر اس کا ایک جزو نہ ہو تو اس کا اثر نہیں ہوتا) یا مثلا روزہ کئی کاموں سے رکنے کا نام ہے اگر ان میں سے ایک کام نہ ہو تو روزہ روزہ نہیں رہتا مثلاً اگر کوئی سارا دن کھانے پینے سے پرہیز کرے لیکن ایک لمحے کے لئے ایک گھونٹ پانی پی لے تو اس کا روزہ روزہ نہیں رہتا۔ اس طرح کے امور کے جمع ہونے کو تمام کہا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی: "ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ" (2:187) ترجمہ: "پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔" یا ارشاد ہے: "وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا" (6:115) ترجمہ: "اور آپ کے رب کا کلمہ سچائی اور عدل کے اعتبار سے کامل ہے۔" دوسری قسم کے موجودات ایسے ہیں کہ ان کے آثار مترتب ہونے کے لئے تمام اجزاء کا اکٹھا ہونا ضروری نہیں ہے ہر جز کا اثر مترتب ہوتا ہے (البتہ اسی مقدار میں جتنا وہ جز ہے) اور اگر تمام اجزاء مل جائے تو اس کا مکمل اثر ہوگا جیسے اگر ایک دن روزہ رکھو تو ایک اثر اور اگر پورا مہینہ رکھو تو مکمل اثر حاصل ہوگا اسی طرح کی موجودات کو کمال سے تعبیر کرتے ہیں جیسے ارشاد ہے: فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (2:196) ترجمہ: "اور جسے قربانی میسر نہ آئے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات واپسی پر۔ اس طرح یہ پورے دس (روزے) ہوئے۔ یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے۔" اسی طرح ارشاد ہوتا ہے: وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، (2:185) ایسی مثالوں میں بعض کا اثر بھی مترتب ہے اور کل کا اثر بھی مترتب ہے۔ پس ہمارا دین کامل دین ہے اور خداوند متعال نے اس کو کامل کرکے امت محمدی پر اپنا فضل و کرم تمام کیا ہے۔

خاتمیت

اسلام تمام الٰہی ادیان کا آخری دین ہے اس کے بعد نہ تو کوئی نبی مبعوث ہوگا اور نہ ہی کوئی کتاب نازل ہوگی پیغمبر اکرم ﷺ خاتم الرسل ہیں خاتم النبیین ہیں آپ تمام انبیاء کے وارث ہیں۔ سورہ احزاب میں ارشاد خداوندی ہے: مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ترجمہ: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔" (33:40) اسی طرح متواتر احادیث میں نبی کریم کے خاتم النبین ہونے پر تاکید کی گئی ہے۔

جاودانی

اسلام ایک جاودانی دین ہے۔ یہ ہر دور کے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اسلام نہ تو کسی خاص قوم یا قبیلے کے ساتھ خاص ہے اور نہ ہی کسی خاص زمانے کے لئے ہے بلکہ اسلام پوری دنیا کے لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہے اور ہر زمانے کے لوگوں کے لئے ہے۔ اسلام کے عالمی دین ہونے کی سب سے پہلی دلیل

وہ آیات ہیں جو تمام انسانوں کی ہدایت کو اسلام کا ہدف قرار دیتی ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: "یہ تو سب عالمین کے لئے بس نصیحت ہے۔"(81:27) اسی طرح ایک آیت میں ارشاد ہے: "بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ وہ سارے جہان والوں کے لیے انتباہ کرنے والا ہو۔" سورہ ابراہیم خداوند متعال فرماتا ہے: " یہ ایک ایسی کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو ان کے رب کے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔"(14:1)ان آیات میں واضح طور پر ذکر ہوا ہے قرآن کسی خاص زمانے کے لیے نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لئے ہے اور سب کو راہ نجات اور ہدایت کرنے والا ہے۔

اسلام کے ایک عالمی دین ہونے کی دوسری دلیل وہ آیات ہیں جو تمام انسانوں کو مخاطب کر رہی ہیں۔ جس میں نہ کوئی قوم نہ قبیلہ نہ ہی کوئی خاص فرقہ، بلکہ تمام انسان قرآن کی ہدایت کا مخاطب قرار پائے ہیں۔ سورہ حج آیت 49 میں ارشاد رب العزت ہے: "کہہ دیجئے اے لوگوں میں تو تمہارے لئے صرف تنبیہ کرنے والا ہوں۔" اسی طرح دوسری آیت میں خداوند فرماتا ہے: " اور ہم نے آپ کو لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ گواہی کے لئے ہ کافی ہے۔"

ان آیات میں مخاطب تمام انسان میں کوئی ایک قوم یا قبیلہ نہیں ہے۔اس سے پہلے الٰہی نازل ہوئے ہیں اور ہر نیا دین اپنے سے پہلے والے دین کو نسخ کر دیتا ہے لیکن دین اسلام آخری دین ہے اور اس سے پہلے آنے والے تمام ادیان کو نسخ کرنے والا دین ہے اور تمام عالمین کو اپنا مخاطب قرار دیتا ہے۔ علامہ طباطبائی نے اس آیت کے بارے میں اس طرح لکھا ہے: "اور ظاہر اس سے مراد تمام انسان ہیں نہ رسول خدا کی قوم خاص کی گئی ہے اور نہ ہی مومنین اور اس آیت میں کوئی دلیل لفظی اس کو مقید نہیں کرتی اور خدا کا کلام واضح پیغمبر اسلام کی رسالت کی عمومیت پر دلالت کر رہا ہے اور تمام انسانوں کو بتا رہا ہے کہ اس کلام کے ذریعے تمہیں اور ہر اس کو جیسے جیسے یہ پیغام پہنچ جائے کہ میں تمام لوگوں کا پیغمبر ہوں اور پیغمبر اکرم ﷺ کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے یہودیوں اور تمام اہل کتاب کو اسلام کی طرف دعوت دی اور عبداللہ بن سلام سلیمان بلال صہیب وغیرہ کو اسلام میں قبول کیا۔"[5]

اس کے علاوہ وہ آیات جو اہل کتاب کو اسلام کی طرف دعوت دیتی ہیں وہ اسلام کی جامعیت، جاودانی اور عالمی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ ارشاد خداوند متعال ہے: "اے اہل کتاب ہمارے رسول تمہارے پاس کتاب خدا کی وہ بہت سی باتیں تمہارے لئے کھول کر بیان کرنے کے لئے آئے ہیں جن پر تم پردہ ڈالتے رہے ہو۔" اسی طرح کی آیات اور پیغمبر اسلام ﷺ کا مختلف بادشاہوں کو اسلام کی طرف دعوت دینا اور حق کی پیروی اور جستجو کرنے والوں کی طرف سے اسلام کی طرف آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اسلام ایک عالمی دین ہے۔[6]

اسلامی قوانین کی کلیت

اسلام میں دو طرح کے قوانین پائے جاتے ہیں: ایک ایسے احکام جو کہ ثابت ہیں ردوبدل ممکن نہیں ہے جیسا کہ واضح اخلاقی، اجتماعی اور شہری قوانین جو کہ معمولا تمام تہذیبوں میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں وہ قطعی اور ثابت ہیں۔ جبکہ دوسری قسم کے احکام ایسے ہیں جن کے لئے ہ قائدہ کلیہ وضع کیا گیا ہے جبکہ اس کی جزئیات کو ہر معاشرہ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے معین کیا جاتا ہے اس کے لئے فقہاء وعلماء ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں اور وہ فتوی صادر کرتے ہیں البتہ یہ فتوی بغیر کسی قانون یا قائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایک معین شدہ اصول و قوانین کی روشنی میں دینی حرمت کے دائرے میں فتاوی صادر کئے جاتے ہیں۔

اسلام میں انسان کی معنوی ضروریات کے ساتھ ساتھ مادی ضروریات کو بھی مدّنظر رکھا گیا ہے اسی لئے اسلام میں حد سے تجاوز یا کمی کی گنجائش نہیں ہے بلکہ اعتدال کی راہ کو اپنایا گیا ہے۔ اسلام نے ہر فرد کے تمام مسائل چاہے وہ فردی ہو یا اجتماعی، سیاسی یا اقتصادی سب پر قوانین وضع کے لئے ہیں اور انسان کے مستقبل کے لئے ہ مکمل اسلوب دیا ہے۔علامہ طباطبائی لکھتے ہیں:

> "انسان کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا دن آئے گا جس دن انسانی معاشرہ عدل و انصاف سے بھر جائے گا اور لوگ آپس میں صلح و محبت سے زندگی گزاریں گے اور افراد نعمتوں اور کمالات سے مالامال ہوں گے۔البتہ یہ صورتحال خود انسانی افعال سے پیدا ہو گی اور ایسے معاشرے کی رہبری بشریت کے اس مسیحا کے ہاتھ میں ہو گی جسے احادیث میں حضرت مہدی علیہ السلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"[7]

محمد بن عجلان صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: "قائم (قیام کرنے والے) کو اس لئے مہدی (ہدایت کرنے والا) کہا گیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو ایسے آئین کی طرف ہدایت کرے گا جس کو وہ بھلا چکے ہوں گے۔"[8]

خدا کا برگزیدہ دین

قرآن مجید میں اسلام کو خدا کا برگزیدہ دین کہا گیا ہے: "اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور جنہیں کتاب دی گئی ہے انہیں علم حاصل ہو جائے جانے کے بعد آپس کی زیادتی کی وجہ سے اختلاف کیا اور جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتا ہے تو اللہ بے شک جلد حساب لینے والا ہے۔" (3:19) سورہ آل عمران کی آیت نمبر 85 میں ارشاد خداوندی ہے: "اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہاں ہو گا تو وہ دین اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔" (3:85) یہ آیات اور اس مفہوم کے ساتھ دوسری آیات اس دلالت کرتی ہیں کہ بحث آتے پیغمبر اسلام کے بعد کی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئی اور فقط اسلام اس زمانے کا

بر گزیدہ دین ہے اور اسلام کی تعلیمات تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں اسلام کی تعلیمات کے ہوتے ہوئے اگر کوئی کسی دوسرے دین کو اختیار کرتا ہے تو وہ آخرت میں یقینا خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اسلام کی فتح کا وعدہ

خداوند متعال نے قرآن کریم میں اسلام کی پوری دنیا پر فتح کا وعدہ کیا ہے یہ وعدہ ابھی تک پوری طرح سے اس دنیا میں پورا نہیں ہوا اور خدا کا یہ وعدہ مسیحی شریعت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد وقوع پذیر ہوگا۔ سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے: "رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے تاکہ اسے ہر دین پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو براہی لگے۔" (9:33) اس آیت میں رسول سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہدایت سے آیات بینات ہیں اور دین حق سے مراد دین اسلام ہے خداوند متعال نے اپنے رسول کو دین حق اور ہدایت دے کر بھیجا تاکہ اسی دین کو باقی تمام ادیان پر فتح حاصل ہو جائے اور یہ دین پوری دنیا میں پھیل جائے دین اسلام کا پوری دنیا پر پھیلنا سب سے زیادہ مشرکین کو ناگوار گزرے گا۔

تفسیر قمی میں اسی آیت کے ذیل میں آیا ہے کہ یہ آیت حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے[9] ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم اس آیت کی تاویل ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور اس وقت تک نازل نہ ہوگی جب تک قائم علیہ السلام خروج نہ کریں۔[10] اس کے علاوہ، خداوند متعال قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: "وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے ہر دین پر غالب کردے گا اور گواہی دینے کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔" (48:28) خداوند تعالی ایک اور جگہ پر تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے وعدہ کرتا ہے تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلو کو بنایا اور جس دن کو اللہ نے ان کے لئے ہ پسندیدہ بنایا ہے اسے پائیدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے بس وہی فاسق ہیں۔ " (24:55)

علامہ طباطبائی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ایک ایسا پاک معاشرہ جو ان صفات اور فضائل کا حامل ہو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک معرض وجود میں نہیں آیا صرف اور صرف حضرت امام مہدی علیہ سلام کے زمانے میں ایسا ممکن ہے جیساکہ متواتر روایات میں اس کی پیش گوئی کی گئی ہے۔۔۔ کیونکہ اس آیت کا حق ادا ہو ایسا معاشرہ صرف حضرت مہدیؑ کے ظہور سے ہی منعقد ہو سکتا ہے۔"[11]

بہت سی روایات میں یہ بات تاکید کے ساتھ کی گئی ہے یہ وعدہ امام مہدیؑ کے زمانے میں پورا ہو گا۔ حضرت علی علیہ السلام شام کے ایک یہودی عالم کے ساتھ پیغمبر اکرم ﷺ کے معراج کے سفر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جس میں پیغمبر خدا کی وحی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں یہ خدا پر حق ہے خدا تمہارے دین کو تمام ادیان پر فتح یاب کرے تاکہ مشرق مغرب میں کوئی دین باقی نہ رہے سوائے تمہارے دین کے یا یہ تمہیں جزیہ دیں[12] پیغمبر اسلام ﷺ عیسائی حاکم یمامہ کو پیشگوئی کرتے ہیں کہ ایک دن اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے گا: واعلم ان دینی سیظهر الی منتهی الخف الحافر یعنی: "جان لو کہ میرا دین اس آخری نکتہ تک غلبہ حاصل کرے گا جہاں تک گھوڑے یا اونٹ جاتے ہیں۔"[13]

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور اسلام بہت کم عرصے میں پھیل گیا اور خدا کی یہ پیشگوئی کے یہ دین پوری دنیا پر غالب آئے گا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے ساتھ پوری ہو گی۔ نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اگر دین اسلام کی فتح لشکر کی کثرت یا قلّت کے باعث نہیں تھی یہ خدا کا دین ہے اور اسی خدا نے اسے فتح سے ہمکنار کیا ہے اور حق کا لشکر ہے جس کو خدا نے ہمت دی تاکہ وہاں تک پہنچ جائے جہاں تک پہنچنا چاہیے اسلام نے طلوع کیا جہاں تک طلوع کرنا چاہیے تھا۔"

ان آیات اور روایات کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اسلام خدا کا برگزیدہ دین ہے اور خداوند متعال نے وعدہ کیا ہے کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا اور کیوں کہ یہ دین عالمی دین ہے کسی ایک قوم یا علاقے کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ تمام عالم کے لئے قیامت تک کے لئے دین ہے۔ اس لئے خداوند متعال اس کے ماننے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ آخری زمانے میں صرف اور صرف اسلام کی حکومت ہو گی باقی تمام ادیان ختم ہو جائیں گے۔

*****

حوالہ جات

1۔ محمد بن حسن، طوسی، التبیان فی تفسیر القرآن، ج6 (قم: جامعہ مدرسین، 1413ق) 418۔
2۔ سید محمد حسین، طباطبائی، المیزان فی تفسیر القرآن (قم: اسماعیلیان، 1393ق)468۔
3۔ سید محمد، رضی، نہج البلاغہ، ترجمہ: سید ذیشان حیدر جوادی، خطبہ 118 (گولہ گنج لکھنؤ: تنظیم المکاتب، 2005ء)۔
4- محمد بن یعقوب، کلینی، الکافی (تہران: دار الکتب الاسلامیۃ، 1367ش)59۔

5۔ سید محمد حسین، طباطبائی،*المیزان فی تفسیر القرآن* ج2 (قم: اسماعیلیان،1393ق)6۔
6۔ علی میانجی، احمدی، *مکاتیب الرسول* ج 1 (قم: دارالحدی،1419ق)165۔
7۔ سید محمد حسین، طباطبائی،*المیزان فی تفسیر القرآن* ج2 (قم: اسماعیلیان،1393ق)221۔
8۔ محمد بن محمد، مفید،*الارشاد* (بیروت: دارالمفید،1414ق)383۔
9- علی بن ابراہیم، قمی، *تفسیر القمی*، ج1 (قم: دارالکتاب، 1404ق)289۔
10۔ سید ہاشم بن سلیمان، بحرانی، *تفسیر البرہان*، ج3 (قم: موسستہ البعثتہ،1374ش)407۔
11۔ سید محمد حسین، طباطبائی،*المیزان فی تفسیر القرآن*، ج15 (قم: اسماعیلیان،1393ق)115۔
12۔ محمد باقر، مجلسی، *بحار الانوار*، ج10 (بیروت: داراحیاء التراث العربی،1403ق)44-
13۔ علی میانجی، احمدی، *مکاتیب الرسول* (قم: دارالحدیث،1419ق)136۔

کتابیات

1) طوسی، محمد بن حسن، التبیان فی تفسیر القرآن، قم، جامعہ مدرسین،1413ق۔
2) طباطبائی، سید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، قم، اسماعیلیان،1393ق۔
3) رضی، سید محمد، نہج البلاغہ، ترجمہ: سید ذیشان حیدر جوادی، گولہ گنج لکھنؤ، تنظیم المکاتب،2005ء۔
4) کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، تہران، دارالکتب الاسلامیۃ،1367ش۔
5) احمدی، علی میانجی، مکاتیب الرسول، قم، دارالحدی،1419ق۔
6) مفید، محمد بن محمد، الارشاد، بیروت، دارالمفید،1414ق۔
7) قمی، علی بن ابراہیم، تفسیر القمی، قم، دارالکتاب، 1404ق۔
8) بحرانی، سید ہاشم بن سلیمان، تفسیر البرہان، قم، موسستہ البعثتہ،1374ش۔
9) مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، بیروت، داراحیاء التراث العربی،1403ق-